پاکستان ایسوسی ایشن آف کرسچن ٹیچرز کی جانب سے اساتذہ کا باضابطہ جریدہ

مسیحی اساتذہ کی تربیت و راہنمائی پر مبنی جریدہ

سہ ماہی

اُڑان

چیف ایڈیٹر: کاشی جاوید

لاہور

اکتوبر تا دسمبر 2017ء

بجھی تاریک آنکھوں میں کوئی پہچان بھرنی ہے
تھکے بے جان جسموں میں لفظوں سے جان بھرنی ہے
میرا دیس بہت ہے دُور اور رستہ بھی مشکل ہے
لگا کے پَر کتابوں کے مجھے اُڑان بھرنی ہے

STARFISH TEACHER TRAINING CAMP

2017
MURREE

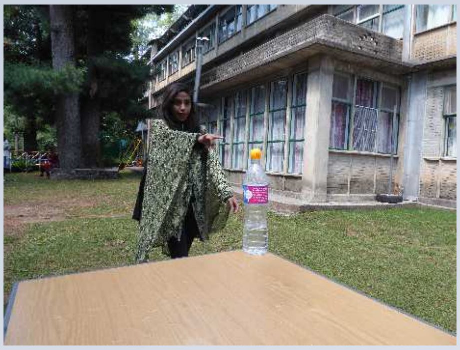

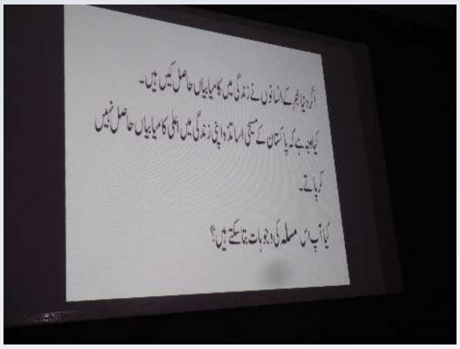

پاکستان ایسوسی ایشن آف کرسچن ٹیچرز کی جانب سے اساتذہ کا باضابطہ جریدہ

مسیحی اساتذہ کی تربیت و راہنمائی پر مبنی جریدہ

سہ ماہی

اُڑان

چیف ایڈیٹر: کاشی جاوید

لاہور

اکتوبر تا دسمبر 2017ء

سرپرستِ اعلیٰ: عنصر جاوید

چیف ایڈیٹر: کاشی جاوید

مینیجنگ ایڈیٹر: نعیم سلیم

مجلس مشاورت

پروفیسر وکٹوریہ پیٹرک امرت

ذیشان لبھا، شاہد امبروز

قانونی مشاورت

بیرسٹر ڈاکٹر افضل جاوید

لے آؤٹ اینڈ ڈیزائن

جاوید اشرف

نمائندگان

طارق گل	کراچی	0345-3085635
اعجاز خوشی	کراچی	0308-2641307
مہتاب عمانوائیل	ساہیوال	0305-9892890
بابر رضا	قصور	0321-5117080
سیمسن یعقوب	گوجرانوالہ	0343-6050595

فہرست

نمبر شمار	عنوان	تحریر	صفحہ نمبر
1	اداریہ	مدیرِ اعلیٰ	2
2	آخری امتحان	مائیک وکلی	3
3	بچوں کی نفسیات اور اُستاد	ماخوذ	5
4	سٹارفش ٹیچر ٹریننگ کیمپ مری	اُڑان ٹیم	6
5	یہ میری ماں ہے	کہانی	9
6	مثالی اُستاد کے اُوصاف	عمران مسیح	11
7	آپ نے لکھا	آپ کے خطوط	12

یہ رسالہ پاکستان ایسوسی ایشن آف کرسچن ٹیچرز PACT کی طرف سے شائع کیا گیا ہے

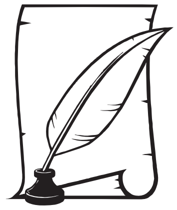

اداریہ

ان دنوں پوری دنیا کی آنکھیں برما کی طرف لگی ہوئی ہیں وہاں پر جاری برمی مسلمانوں کے ساتھ انسانیت سوز سلوک نے پوری دنیا کو اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے۔ پاکستان کے پہلے گیانی آفتاب جاوید نے کیا خوب کہا ہے کہ

"بدُھا سے کہنا کہ تمہیں ماننے والے تیری ایک نہیں مانتے"

یہ گیانی بیان آجکل اخبارات ،سوشل میڈیا اور ایس ایم ایس پر خوب گشت کر رہا ہے بدھا کی فلاسفی سے واقف لوگ جانتے ہیں کہ خواہش پر ضبط اور عدم تشدد اُسکی تعلیمات کا خاصہ ہیں اس کے علاوہ بھی دنیا میں موجود تمام مذاہب کا پیغام بھی محبت ہی ہے، بہر حال روہنگیا کی صورت حال افسوس ناک ہے۔

اسی طرح کا ایک افسوس ناک واقعہ حال ہی میں بورے والا میں بھی پیش آیا جہاں ایک نوجوان طالب علم شارون مسیح کو اسکے طالب علم ساتھیوں نے موت کے گھاٹ اُتار دیا تفصیلات کے مطابق شارون مسیح کے طالب علم ساتھی اکثر اُس کے عقیدے کو نشانہ بنا کر اُسکی تضحیک کرتے رہتے تھے لیکن جب وہ گرمیوں کی چھٹیاں گذار کے واپس سکول آیا تو اُس کے ساتھیوں نے پرانی روایت کے مطابق اُسے پھر سے تنگ کرنا شروع کر دیا ایک روز اسی طرح کی ناخوشگوار فضا میں وہ پانی پینے کی غرض سے اُٹھا تو اسکے ساتھی بھی ساتھ ہی چل پڑے انہوں نے اُسے کہا کہ مسیحی ہونے کے ناطے تم یہاں سے پانی بھی نہیں پی سکتے اور اُس کے ساتھ دست درازی کرتے ہوئے اُسے نیچے گرالیا اور پھر ٹُھڈّوں کی بارش کر دی پاؤں سے ماری گئی ٹھوکروں کی رفتار اور تعداد یہ تھی کہ پیاسا شارون مسیح زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے ہی تعلیمی ادارے میں دم توڑ گیا۔۔۔۔ یہ افسوس ناک واقعہ اپنے پیچھے کئی تکلیف دہ سوالات چھوڑ گیا ہے خاص طور پر کہ تعلیم کے ماحول میں طالب علموں اور شارون مسیح کے درمیان چلنے والی تحریک کو اُستاتذہ اور ذمہ دار لوگوں نے کیوں نہ روکا یا وہ کیوں ان حالات سے بے خبر تھے؟ انتہائی تشویشناک امر ہے کہ ننھے اور معصوم ذہنوں میں عقائد کی عزت نہ کرنے کا غیر اخلاقی رُجحان پرورش پانا شروع ہو گیا ہے یہ کڑوا بیج بونے والے کوئی بھی کیوں نہ ہوں لیکن اس زہریلے بیج کو فصل بننے سے پہلے جڑ سے تلف کرنے کی ذمہ داری صرف اُستاتذہ پر ہی عائد ہوتی ہے کیونکہ طالب پر جو اثرات اُستاد کی ذات چھوڑتی ہے اتنا اُسے کوئی دوسری شخصیت متاثر نہیں کرتی کیونکہ یہ درجہ پیشہ پیغمبری کے حامل اُستاد ہی کو حاصل ہے کہ وہ ننھے ذہنوں کی ایسی بنیادوں پر آبیاری کریں کہ آئندہ سالوں میں وطن عزیز کو بہترین روشن خیال نسل فراہم ہو جو زندگی کی قدر و منزلت کا شعور رکھتے ہوئے پاکستانی معاشرے کی بہتر تشکیل کر سکے۔

خدا کا اطمینان جو ساری سمجھ سے باہر ہے آپ کو حاصل ہوتا رہے۔ (آمین)

مدیر اعلیٰ

کاشی جاوید

آخری امتحان

اذیت رساں سے مبلغ تک

ترسیس کا ساؤل مسیحیوں سے نفرت کرتا تھا وہ ان سے اس لئے نفرت کرتا تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ اس سے خدا خوش ہوتا ہے۔اپنے بارے میں ساؤل ایسا سوچتا تھا "میں اپنے بزرگوں کی روایتوں میں بڑا سرگرم تھا۔۔۔جوش کے اعتبار سے کلیسیا کا ستانے والا شریعت کی راستبازی کے اعتبار سے بے عیب تھا" (گلتیوں 14:10 اور فلپیوں 6:3) ساؤل سمجھتا تھا کہ مسیحیوں سے نفرت کرکے وہ خدا کو خوش کر رہا ہے وہ ان کا تعاقب کرتا، ان کو پیٹتا، جیل بھیج دیتا حتیٰ کہ اس نے کلیسیا کے ایک سردار ستفنس کو قتل بھی کر دیا تھا (اعمال 7) وہ خود سے بہت خوش تھا کیونکہ وہ کٹر مذہبی تھا۔اور پھر سب کچھ بدل گیا جب وہ دمشق کے راستے پر تھا اس کی ملاقات یسوع سے ہوئی (اعمال 9) اور بجائے اس کو ایذا پہنچانے کے وہ زمانوں کا عظیم ترین مبلغ اور استاد بن گیا ہم اسے عظیم پولس رسول کے طور پر جانتے ہیں بائبل میں نیا عہدنامہ کا زیادہ تر حصہ اس کے خطوط پر مشتمل ہے۔

اس (پولس) کی کامیابی کا راز

پولس شہر شہر، قصبہ قصبہ، گاؤں گاؤں سفر کیا کرتا تھا۔ ہمیشہ انجیل کی منادی کرتا اور تعلیم دیتا تھا لوگ اس کے وسیلہ سے مسیح پر ایمان لے آئے تھے وہ جہاں بھی جاتا تھا کلیسیائیں قائم کرتا تھا، لیکن غالباً سب سے بڑھ کر وہ ایک عظیم استاد تھا اس نے لوگوں کو مسیح سے متعلق تعلیم دی اس میں ایمان رکھتے ہوئے کیسے زندگی گزاری جائے اور کس طرح روز بروز زیادہ سے زیادہ مسیح کی مانند بنا جائے۔

ایک استاد کی حیثیت سے اس کی کامیابی کا یہ راز تھا

وہ لوگوں کو بڑے اعتماد اور اختیار کے ساتھ تعلیم دیتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کا پیغام سچا ہے۔وہ خطوط لکھ کر لوگوں کو تعلیم دیتا تھا۔ بائبل میں اس کے 13 خطوط شامل ہیں وہ لوگوں کو اپنے چال چلن سے اور مثالیں دے کر تعلیم دیتا تھا۔اس نے اپنے نوجوان ساتھی تیمتھیس کو لکھا: تو نے تعلیم چال چلن ،ارادہ، ایمان، تحمل، محبت، صبر، ستائے جانے اور دکھ اٹھانے میں میری پیروی کی (2۔تیمتھیس 10:3) وہ اسی طرح زندگی بسر کرتا تھا یہی اس کی زندگی، اس کی شدید خواہش، اس کی سب سے بڑی خوشی تھی۔حتی المقدر استاد ہونا۔

بانی و ڈائریکٹر سٹار فش ایشیاء یو کے
مائیک وکلی

لیکن اتنا ہی کافی نہیں

پولس فقط باتوں اور مثالوں سے تعلیم دینے والا اُستاد ہونے سے مطمئن نہیں تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کے شاگرد جن کو اس نے تعلیم دی تھی وہ بھی باتوں اور مثالوں سے تعلیم دینے والے استاد (؟) بنیں اور پھر وہ یہ چاہتا تھا کہ جنھوں نے اس سے سیکھا ہے دوسروں کے استاد بنیں جو کہ خود بھی استاد بنیں۔کیا اشتیاق ہے! سنیے پولس اپنے اس نوجوان شاگرد کو خط میں کیا لکھتا ہے۔"اور جو باتیں تو نے بہت سے لوگوں کے سامنے مجھ سے سنی ہیں ان کو ایسے دیانت دار آدمیوں کے سپرد کرو جو اوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوں" (2 تیمتھیس 2:2)

کیا ہمیں بھی ایسا ہی کرنا ہوگا؟

آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا آپ نوجوانوں کے استاد ہوتے ہوئے ایسے ہی ولولہ انگیز اشتیاق کے حامل ہو سکتے ہیں جیسا کہ پولس رسول تھا؟ پولس کے پاس دوسروں کو سکھانے کے لئے عظیم سبق تھا۔ وہ سب سے عظیم ترین سبق تھا کہ "۔۔۔خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" (یوحنا 16:3) ہو سکتا ہے آپ انجیل کے استاد نہ ہوں، لیکن آپ کو پولس کی مثال سے ضرور سیکھنا چاہیے۔جی ہاں آپ اپنے شاگردوں کو بتا سکتے ہیں کہ خدا ان سے پیار کرتا ہے، حتیٰ کہ جب آپ ان کو ریاضی، سائنس اور اردو کے بارے میں بتاتے ہیں تب بھی آپ ان کو بالکل پولس کی مانند اس طرح سے تعلیم دے سکتے ہیں۔ جس طریقہ سے آپ اپنے اسباق اس لئے پڑھاتے ہیں کیونکہ آپ جانتے ہیں یہ اہم ہیں آپ اپنے کلاس روم میں اسی طریقہ سے اپنے ایمان سے متعلق بتا سکتے ہیں۔ ان نوٹس کے ذریعہ سے جو آپ والدین کو لکھتے، ای میل، SMS کرتے، فیس بک پر ڈالتے ہیں بہت سے طریقوں سے آپ لوگوں کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں اور برکت کا باعث بن سکتے ہیں۔کلاس کے اندر یا باہر مثال قائم کر کے جس سے خدا میں آپ کے ایمان کی سچائی کا اظہار ہوتا ہے۔آپ کا اشتیاق بھی پولس کے اشتیاق جیسا ہو سکتا ہے کیا آپ کو اپنے شاگردوں کو یہ کہتے سن کر اچھا نہیں لگے گا

"ہمیں اپنی استاد سے بہت محبت ہے کیونکہ وہ ہمیں بہت سی باتیں بتاتی ہیں۔اور وہ ہمیں اتنی اچھی لگتی ہیں کہ ان کے سبق بہت پسند ہیں"۔؟ کیا آپ کو اچھا نہیں لگے گا کہ آپ کی شاگرد آپ کی بتائی ہوئی باتوں پر اتنے پرجوش ہو کر کہہ اٹھے "میں اپنی استاد جیسی استاد بننا چاہتی ہوں"؟ اور اس سے بھی بہتر وہ یہ کہہ سکتی ہے میں استاد بننا چاہتی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ میرے شاگرد اپنے شاگردوں سے کہیں کہ وہ بھی استاد بنیں

حتمی تجزیہ

پولس جانتا تھا کہ جلد ہی وہ خود یسوع کے روبرو ہو گا جب اس نے تیمتھیس کو یہ خط لکھا وہ جانتا تھا کہ اس کی زندگی بہت جلد ختم ہونے والی ہے وہ اپنا خط یوں ختم کرتا ہے "میں اچھی کشتی لڑ چکا میں نے دوڑ کو ختم کر لیا میں نے ایمان کو محفوظ رکھا۔ آئندہ کے لئے میرے واسطے راستبازی کا وہ تاج رکھا ہوا ہے جو عادل منصف یعنی خداوند مجھے اس دن دے گا۔اور صرف مجھے ہی نہیں بلکہ ان سب کو بھی جو اس کے ظہور کے منتظر ہیں۔"(2 تیمتھیس 4:7-8) یہ آخری امتحان ہے پولس جانتا تھا کہ اس نے اچھی طرح تعلیم دی ہے، اچھی مثال چھوڑی ہے اور وہ یسوع کے روبرو انعام وصول کرنے جا رہا ہے۔کیا آپ بھی پولس کی طرح اس دن کے منتظر ہیں؟ کون سا انعام متوقع ہے؟ یہ آخری (حتمی) امتحان ہے۔

اورینٹیشن کتھولک سکول میں ٹیچر ٹریننگ

نمائندہ اُڑان۔معروف شاعر اور ادیب فادر مختار عالم نے ماہر تعلیم اور مینیجنگ ایڈیٹر اُڑان ڈاکٹر نعیم سلیم کو اپنے تعلیمی ادارے اورینٹیشن کتھولک سکول مارک آباد سرگودھا میں ٹیچر ٹریننگ اور موٹیویشنل لیکچر کے لئے دعوت دی، ٹریننگ کے آغاز میں سکول کی پرنسپل صاحبہ نے ڈاکٹر نعیم سلیم کو پورے سکول کا وزٹ کروایا اور سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔

لیکچر میں فادر مختار عالم کے علاوہ مین سٹریم شاعر آفتاب جاوید اور اسسٹنٹ جنرل ایڈووکیٹ پنجاب ستار ساحل نے بھی شرکت کی۔

ٹریننگ میں جدید طریقہ تعلیم، اُستاتذہ کی ذمہ داری اور طالب علموں کے مسائل کو موضوع بنایا گیا۔

تربیت کے دوران تمام اُستاتذہ اور حاضرین کو سہ ماہی اُڑان کے شمارے بھی پیش کیے گئے۔

اختتام پر فادر مختار عالم نے سٹارفش کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے استاتذہ مہمانوں اور ڈاکٹر نعیم سلیم کا شکریہ ادا کیا۔

تعلیم کیوں اہم ہے

کراچی میں ایک انگلش میڈیم سکول کے گیٹ پر ایک تصویر لگی ہوئی ہے جس میں ایک لق لق اپنے بچے کو کھانا کھلاتے ہوئے دکھایا گیا ہے مگر تصویر کے نیچے اس مقصد لکھا ہے اور وہ مقصد یہ ہے You Must Learn اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ضرور سیکھنا چاہیے لق لق نے اپنے بچے کو سیکھایا کے اس طرح دانہ لایا جاتا ہے تا کہ کل کو یہ لق لق جب بڑا تو اپنے بچوں کو دانہ کھلا سکے۔اسی طرح ہمارے سکولوں کا بھی یہی مقصد ہونا چاہیے "You Must Learn" تعلیم ایک دولت ہے۔

تعلیم سے ہم کچھ بھی حاصل کر سکتے ہیں مثلاً

تعلیم حاصل کر کے بچے مسیح شاگرد بن سکتے ہیں

تعلیم حاصل کر کے بچے ڈاکٹر بن سکتے ہیں

تعلیم حاصل کر کے بچے انجینئر بن سکتے ہیں

تعلیم حاصل کر کے بچے استاد بن سکتے ہیں

بچے کچے انڈے ہوتے ہیں کچے انڈے سے ہم بہت کچھ کھانے کے لئے بنا سکتے ہیں۔جیسا کہ فرائی انڈہ، ابلا ہوا انڈہ، آملیٹ وغیرہ وغیرہ اس لئے بچوں کیلئے تعلیم بہت ضروری ہے

کیونکہ بچے بھی تعلیم حاصل کر کے بہت کچھ بن سکتے ہیں۔

یادداشت رکھنے والے طوطے

ذریعہ تعلیم کے حوالے سے بڑی خرابی ایک ذریعہ تعلیم کا نہ ہونا ہے ہم نے انگریزی کو عالمی ضرورت، فارسی کو علمی، اُردو کو قومی ضرورت، مادری زبان کو مقامی اور صوبائی ضرورت کے نام پر اپنے طالب علم کو مختلف زبانوں کی گتھیاں سلجھانے میں لگایا ہوا ہے۔نتیجہ یہ ہے کہ ہمارا طالب علم علم سیکھنے کی بجے اپنی عمر کا بیشتر حصہ زبان کو سیکھنے میں ہی صرف کر دیتا ہے اور زمانہ طالب علمی کی آخری منزل پر بھی ان مضامین کے مبادیات اور تعارف سے واقف نہیں ہو پاتا جن پر آج کل کی دنیا گردش کر رہی ہے۔

اب آیئے طریقہ تعلیم کی جانب۔ہمارا طریقہ تعلیم کچھ ایسا ہے کہ ہم نے سارا زور یادداشت کو تیز کرنے پر صرف کیا ہوا ہے۔یادداشت بذات خود عقل نہیں بلکہ ذہن کی ایک صلاحیت ہے۔ہم اپنے طالب علم کے امتحانات میں اس کی یادداشت کا امتحان لیتے ہیں صلاحیت کا نہیں۔اس طرح ہم اپنے طریقہ تعلیم کے ذریعے ایک اچھے اور دیرپا یادداشت رکھنے والے طوطے پیدا کر رہے ہیں۔

بچوں کی نفسیات اور اُستاد

بچوں کی نفسیات فرد کے خاندانی آغاز سے لے کر اس کے آغازِ شباب تک کی منزلوں کا ایک سائنسی مطالعہ ہے۔اس لئے استاد کے لئے بچوں کی نفسیات کو سمجھنا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔بچوں کی نشوونما اُن کے کردار کی پختگی ،معاشرے کے اتار چڑھاؤ دیگر افراد سے باہمی مطابقت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

بچے کی زندگی کے پہلے چھ سال بہت اہمیت کے حامل ہیں۔کیونکہ ان میں بچوں کی نشوونما ہوتی ہے۔کسی زمانے میں بچوں پر بہت کم توجہ دی جاتی تھی اور ان کی جسمانی نشوونما کا خیال نہیں رکھا جاتا تھا۔لیکن اب یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ بچوں کی نشوونما کی تمام منزلوں میں اس کی ذہنی، ہیجانی ،جسمانی اور معاشرتی قابلیتوں میں رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر بچپن میں بچے کی نشوونما درست طریقے پر نہ کی جائے تو وہ بڑا ہو کر غیر طبعی کردار کا حامل ہوتا ہے۔کیونکہ اس کے رویے اور کرداری نمونے ٹھیک طرح سے ترقی نہیں کر سکے تھے۔اگر بچپن میں بچے کی حفاظت نہ کی جائے۔اُسے سمجھانے کی کوشش نہ کی جائے تو وہ کشمکش یا غیبت کا شکار ہو جاتا ہے۔ایسا بچہ نہ تو سکول میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے ہم عصروں اور بڑوں کے ساتھ معاشرتی تعلقات قائم رکھ سکتا ہے۔

پہلے زمانے میں بچوں کی خواہشات اور دلچسپیوں پر بالکل توجہ نہیں دی جاتی تھی اور چھوٹے بچے سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ بڑے کی خواہشات پر پورا اُترے۔مگر جدید دور میں ماہرین نفسیات کی رائے یہ ہے کہ بچے کی انفرادیت پر زور دیا جائے اور اس کے فطری جذبات وخواہشات کو تعلیم کی بنیاد قرار دیا جائے۔بچے کی فطری صلاحیتوں اور دلچسپیوں کو آزادانہ طور پر پروان چڑھنے دینا چاہیے اور بڑوں کو اپنے نظریات بچوں پر مسلط نہیں کرنا چاہیے۔بلکہ ان کی ذاتی خواہشات اور رجحانات کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔

بیسوی صدی میں بچوں کے بارے میں بہت سی تحقیقات ہوئی ہیں۔جس میں ماہرین نفسیات نے سائنس دانوں کے ساتھ مل کر طبعی اور غیر طبعی کردار اور بچوں کی ترقی کے بارے میں بہت سی معلومات اکٹھی کر لیں انہوں نے فرد کے کردار کے پہلو کا مطالعہ کیا اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ایک بچہ گھر اور سکول میں جو کچھ کرتا ہے وہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ان کے مطابق یہ بچے کا حق ہے کہ وہ اپنے خیالات کا آزادانہ اظہار کرے۔

سوشیالوجی کی تحقیقات سے بھی یہ بات سامنے آتی ہے کہ بچپن میں معاشرتی اور معمولی اثرات بچے پر زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔اس لئے بچے کی سوچ کو کنٹرول نہیں کرنا چاہیے۔اور نہ ہی اس پر کسی قسم کی سختی کرنا چاہیے۔بچے کی ترقی میں نہ صرف گھر بلکہ سکول ،ہمسائے اور دوسرے معاشرتی گروپ بھی اثر انداز ہوتے ہیں معاشرتی گروپ میں سب سے زیادہ اہمیت اُستاد کو حاصل ہے۔

جب ہم تعلیم کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ سکولوں میں جتنی بھی ترقی ہوتی ہے۔وہ مختلف محرکات کی وجہ سے ہوتی ہے۔سب سے بڑا محرک بچوں کی بہبود میں ہماری دلچسپی ہے۔بعض اوقات بچوں کا بلوغت سے کچھ قبل کا زمانہ، باغیانہ اور مخالفانہ رویے کی وجہ سے والدین، اساتذہ اور دوسرے بالغوں کے لئے جو ان کے ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں۔بہت پریشان کن ہے،مطالبات کریں یا ایسی آزادی دیں،جیسا کہ صورت حال کا تقاضا ہے کہ ہم ان پر دباؤ بڑھائیں اور ان سے بالغانہ کردار کا مطالبہ کریں بغیر یہ غور کیے کہ ان کے اس طرز عمل کی وجہ کیا ہے؟اس فعل کے لحاظ سے بچوں کی بلوغت کی سطح کیا ہے؟اور ان کی نفسیاتی ضروریات کیا ہیں؟اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ہم اُن کے طرز عمل کو نظر انداز کر دیں یا ہم اُن سے دوسرے طرزِ عمل کا مطالبہ نہ کریں مگر اس کا مطلب یہ ضرور ہے کہ ہمیں بلوغت سے قبل کے زمانے اور ان کی ضرورتوں کو سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔تاکہ ہم ایسے مطالبات کریں یا صورتِ حال کا تقاضا ہے اور اس قسم کے طرزِ عمل سے نپٹنے کے لئے جو رکاوٹ پیش آتی ہے وہ دراصل ہمارا احساس ہوتا ہے کہ بچوں کا مروجہ طرزِ عمل ہمارے معیار سے بچگانہ ہے اور بچوں کے معیار سے بھی اچھا نہیں اور طرح ہمارا رجحان یہ ہوتا ہے کہ بچوں کو اُن کی نشوونما کے مختلف اداروں میں اس قدر تیزی سے دھکیلتے چلے جائیں جتنا ان کے لئے مناسب بھی نہ ہو۔

کمرہ جماعت میں بھی اگر اُستاد غالب ہوں آموزش کی صورتِ حال کو ضرورت سے زیادہ کنٹرول کر دیں تو بچوں میں عدم دلچسپی کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے وہ آموزش میں اپنی دلچسپی کھو دیتے ہیں۔اور صرف وہی کچھ کرتے ہیں جو ان کے لئے لازم ہوتا ہے۔وہ کام صرف اس لئے کرتے ہیں کہ والدین اور اساتذہ کی ناراضی سے بچنا چاہتے ہیں۔اس قسم کی تعلیم بچوں کی عملی زندگی کے لئے زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتی۔

ماہرین تعلیم اگر بچوں کے مسائل حل کرنے کے لئے اپنے علم کو استعمال کریں اور ان کو سمجھنے کی کوشش کریں تو بچے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے۔بچوں کے محرکات اور اِن کی جذباتی نشوونما کو نظر انداز کریں تو ہم کبھی بھی مثبت نتائج حاصل نہیں کر سکتے ،بچوں پر اعتماد کر کے اور ان کی شخصیت کو اہمیت دے کر ہی ان کے کردار کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

ماخوذ

انٹرویوز: نعیم سلیم
تصاویر: ثنا ظفر

سٹارفش ٹیچر ٹریننگ کیمپ 2017 مری

سٹارفش پاکستان کے سالانہ ٹیچر ٹریننگ کیمپ مری میں ملک بھر سے تربیت کے لئے آنے والے اُستاتذہ کی نمائندہ اُڑان سے کی گئی گفتگو

ذیشان عاصم، لاہور

ذیشان عاصم ایک سوشل ورکر تھے اور گلیوں میں کھیلتے بچے دیکھ کر پریشان ہوتے تھے اُنکے خاندان میں 75 فیصد لوگ تعلیم کے پیشے سے منسلک ہیں لیکن اُنکا اُستاد بننے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن وہ سوچتے ہیں کہ تعلیم کے بغیر کوئی تبدیلی نہیں آسکتی اس لئے اُنھوں نے سپوکن انگلش اور کمپیوٹر سنٹر کو علاقائی مکینوں کے تعاون سے تعلیمی مرکز بنایا ہے جہاں وہ تقریباً 150 کے قریب طلبہ وطالبات کو زیور تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں وہ اپنا بھی تعلیمی سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں اور ایم اے سیاسیات کے طالب علم ہیں اپنے ہم خدمت لوگوں کے لئے انکا پیغام ہے کہ ٹیچنگ کو پیشہ کے ساتھ ساتھ عبادت کی طرح کریں تو ضروریات خود ہی پوری ہوتی جائیں گی سٹارفش پاکستان کے لئے نیک جذبات و خواہشات رکھتے ہیں۔

مس علیشا گوجرنوالہ

علیشا نے ICS کیا اور ٹیچنگ کو شوق سے اپنایا وہ کمپیوٹر ایجوکیشن کو بچوں کے لئے ضروری سمجھتی ہیں وہ مستقبل میں مستقل طور پر بچوں کو تعلیم دینے کا ارادہ رکھتی ہیں انکا خیال ہے کہ تعلیم ہر شعبے میں ضروری ہے وہ معاوضے کی کمی کی کوئی شکایت نہیں کرتی اور سٹارفش کی ممنون ہیں کہ وہ ضرورت مند لوگوں تک تعلیم آسان کر رہا ہے

نازش جاوید اقبال لاہور

نازش بی کام کی طالبہ اور اُستاد ہیں وہ ائرہوسٹس بننا چاہتی تھیں لیکن کسی طرح سے ایجوکیشن میں آگئیں اور تین سال تک بلا معاوضہ تعلیمی خدمت کی اس وقت تقریباً 150 سے زائد بچوں کو ریاضی اور انگریزی پڑھا رہی ہیں اور کہتی ہیں کہ اب مجھے تعلیم سے دلچسپی ہوگئی ہے اور اس سے نکلنا مشکل ہوگیا ہے اگر خدا نے میرے لئے اُستاد بننا پسند کیا ہے تو میں ٹیچنگ ہی کو جاری رکھوں گی سٹارفش کا موقع مہیا کرنے کیلئے شکریہ۔

ماہتاب گل
ساہیوال

ماہتاب گل نیلی بار کی دھرتی ساہیوال سے تعلق رکھتے ہیں جواں سال تروتازہ ماہتاب گل اپنے تعلیمی ادارے کے پرنسپل ہیں انہوں نے اے گریڈ میں ایف ایس سی کی اور میڈیکل میں جانا چاہتے تھے لیکن اُن ماں کے چند خوابوں نے انکی خواہش کا رخ موڑ دیا اور وہ اپنی ماں کے خوابوں کی تعبیر بننے کے لئے اُستاد بن گئے یوں تو وہ آٹھویں جماعت سے ہی ٹیوشنز پڑھانا شروع ہوگئے تھے لیکن اُنکی ماں کے خوابوں نے جو بچوں کو تعلیم دینے کے بارے تھے نے اُنکی توجہ اُن بچوں کی طرف دلائی جو اُن کے علاقے میں موجود جوہڑ میں سارا دن نہاتے ،لڑتے اور آوارہ پھرتے تھے اُن کی ایک بڑی بہن جو ائرفورس میں جانے والی تھیں وہ بھی اپنی منزل کو پس پشت ڈال کر ماہتاب گل کے تعلیمی مشن میں شامل ہوئیں اور یوں ماہتاب کے گاؤں میں تعلیم کا ماہتاب روشن ہوا اُن کی ماں کا کہنا تھا کہ آپ صرف مستحق بچوں کو تعلیم دیں اور کچھ نہ کریں آج ماہتاب کی خاندانی رویا بچوں کو پیشہ وارانہ تعلیم دینا اور اُنکے روحانی مستقبل کو محفوظ کرنا ہے وہ کہتے ہیں کہ سٹارفش پاکستان کی بدولت ہماری خدمت مظبوط ہوئی ہے اور ہم یہ سمجھ کر کہ پاکستانی مسیحیوں کی سب سے بڑی ضرورت تعلیم ہے اس کام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

سمیرا اللہ دتہ
بہاولپور

سمیرا اللہ دتہ نے ٹیچنگ کے دوران ہی بی ایڈ کیا وراب ایم اے انگلش کر رہی ہیں بچپن کے کھیل میں وہ اپنے گھر کے باہر ٹیچر بن کر درختوں کو پڑھایا کرتی تھیں اوراسی کھیل سے اُن کو پتہ چلا کہ وہ ایک استاد ہیں بے حد علم دوست ہیں اُنہوں نے مزید کہا کہ میں نے جو کچھ بی ایڈ تک پڑھا اور سیکھا ہے اُس سے کہیں زیادہ اس سٹارفش کی تربیت میں مختصر عرصے میں سیکھا ہے کیونکہ یہاں پر جو کچھ بھی سکھایا گیا کہ اُس میں بائبل مقدس کا حوالہ شامل رکھا گیا جس سے اُستادانہ تربیت کے ساتھ ایمان کو بھی بہت تقویت ملی اس لئے میں سٹارفش کی شکرگزار ہوں جس نے ہمیں تربیت اور ایمان میں ترقی دی۔

ازمان اشرف
لاہور

ازمان اشرف نے میٹرک کرنے کے بعد ارادہ کیا کہ وہ اپنے معاشرے سے جہالت ختم کرنے کی کوشش کرے گا اس وقت وہ اکاؤنٹینٹ ہونے کے ساتھ بی اے کے طالب علم ہیں اور شہریت میں ماسٹرز کرنا چاہتے ہیں اور بڑی جانفشانی سے ایک اُستاد کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ سٹارفش پاکستان جس طرح سے دن رات کام کر رہا ہے ان کی محنتیں اور قربانیاں ضرور رنگ لائیں گی۔

جوزفین سلویسٹر
فیصل آباد

فیصل آباد سے جوزفین سلویسٹر نے کہا کہ سہ ماہی "اُڑان" میں ٹیچر ٹریننگ کا اشتہار پڑھا تو ساتھ ہی فارم بھی تھا جو ہم نے بھر کے بھیج دیا اور یوں ہم تین لوگ فیصل آباد سے تربیت میں شریک ہوئے یہاں آ کر پتہ چلا کہ سٹارفش پاکستان کی خدمات کس قدر عظیم ہیں۔انہوں نے کہا کہ عملی زندگی کے آغاز پر میرے پاس دو راستے تھے ایک نرسنگ اور دوسرا ٹیچنگ میں نے اُستاد بننا پسند کیا بی اے بی ایڈ جوزفین سلویسٹر 19 برس سے انگریزی پڑھا رہی ہیں۔اور نامعقول معاوضے کے باوجود خوش ہیں اور تعلیمی خدمات جاری رکھیں گی۔

بچے اگر سکول نہ جانے کی ضد کریں تو وجوہات تلاش کیجئے

- ★ استاد اور سکول انتظامیہ کا رویہ کیسا ہے؟
- ★ کلاس کا ماحول کیسا ہے؟
- ★ دوسرے بچے تنگ تو نہیں کرتے؟
- ★ کیا کلاس کے تمام بچے ہم عمر ہیں؟
- ★ کوئی مضمون مشکل تو نہیں لگ رہا؟

وجہ کا تعین ہونے پر اسے دُور کیجئے۔

بچہ پھر بھی سکول نہ جانا چاہے تو سکول تبدیل کیجئے۔

بچے کی تعلیم و تربیت میں کسی قسم کا سمجھوتہ مت کیجئے۔

یہ میری ماں ہے

مس عائشہ ایک چھوٹے سے شہر میں پرائمری سکول کلاس 5 کی ٹیچر تھیں۔ان کی ایک عادت تھی کہ وہ کلاس شروع کرنے سے پہلے ہمیشہ " آئی لو یو آل" بولا کرتیں مگر وہ جانتی تھیں کہ وہ سچ نہیں کہتیں وہ کلاس کے تمام بچوں سے یکساں پیار نہیں کرتی تھیں۔

کلاس میں ایک ایسا بچہ تھا جو مس عائشہ کو ایک آنکھ نہ بھاتا۔اس کا نام طارق تھا۔طارق میلی کچیلی حالت میں اسکول آجایا کرتا اس کے بال بگڑے ہوئے ہوتے ، جوتوں کے تسمے کھلے ہوئے، قمیض کے کالر پر میل کا نشان ۔ ۔ ۔ لیکچر کے دوران بھی اس کا دھیان کہیں اور ہوتا۔

مس عائشہ کے ڈانٹنے پر وہ چونک کر انہیں دیکھنے تو لگ جاتا مگر اس کی خالی خالی نظروں سے انہیں صاف پتہ لگتا رہتا کہ طارق جسمانی طور پر کلاس میں موجود ہونے کے باوجود بھی دماغی طور پر غائب ہے رفتہ رفتہ مس عائشہ کو طارق سے نفرت سی ہونے لگی کلاس میں داخل ہوتے ہی طارق مس عائشہ کی سخت تنقید کا نشانہ بننے لگتا۔ ہر بری مثال طارق کے نام سے منسوب کی جاتی بچے اس پر کھلکھلا کر ہنستے اور مس عائشہ اس کی تذلیل کر کے تسکین حاصل کرتیں طارق نے البتہ کسی بات کا کبھی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

مس عائشہ کو وہ ایک بے جان پتھر کی طرح لگتا جس کے اندر احساس نام کی کوئی چیز نہیں تھی ہر ڈانٹ ،طنز اور سزا کے جواب میں وہ بس جذبات سے عاری نظروں سے انہیں دیکھا کرتا اور سر جھکا لیا کرتا مس عائشہ کو اب اس سے شدید چڑ ہو چکی تھی ، پہلا سیمسٹر ختم ہوا اور رپورٹیں بنانے کا مرحلہ آیا تو مس عائشہ نے طارق کی پروگریس رپورٹ میں اس کی تمام برائیاں لکھ ماریں۔ پروگریس رپورٹ والدین کو دکھانے سے پہلے ہیڈ مسٹریس کے پاس جایا کرتی تھی انہوں نے جب طارق کی رپورٹ دیکھی تو مس عائشہ کو بلا لیا۔

مس عائشہ پروگریس رپورٹ میں کچھ تو پروگریس بھی نظر آنی چاہیے آپ نے تو جو کچھ لکھا ہے اس سے طارق کے والدین اس سے بالکل ہی ناامید ہو جائینگے۔" میں معذرت خواہ ہوں مگر طارق ایک بالکل ہی بدتمیز اور نکما بچہ ہے مجھے نہیں لگتا کہ میں اس کی پروگریس کے بارے میں کچھ لکھ سکتی ہوں۔" مس عائشہ نفرت انگیز لہجے میں بول کر وہاں سے اٹھ آئیں۔

ہیڈ مسٹریس نے ایک عجیب حرکت کی انہوں نے چپڑاسی کے ہاتھ مس عائشہ کی ڈیسک پر طارق کی گزشتہ سالوں کی پروگریس رپورٹس رکھوا دیں۔ اگلے دن مس عائشہ کلاس میں داخل ہوئیں تو پتہ لگا کہ یہ طارق کی رپورٹس ہیں۔ " پچھلی کلاسوں میں بھی اس نے یقیناً یہی گل کھلائے ہونگے۔"انہوں نے سوچا اور کلاس 3 کی رپورٹ کھولی رپورٹ میں ریمارکس پڑھ کر ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ رپورٹ اس کی تعریفوں سے بھری پڑی ہے۔" طارق جیسا ذہین بچہ میں نے آج تک نہیں دیکھا ۔"" انتہائی حساس بچہ ہے اور پنے دوستوں اور ٹیچر سے بے حد لگاؤ رکھتا ہے۔آخری سیمسٹر میں بھی طارق نے پہلی پوزیشن حاصل کر لی ہے۔" مس عائشہ نے غیر یقینی کی حالت میں کلاس 4 کی رپورٹ کھولی۔" طارق نے اپنی ماں کی بیماری کا بے حد اثر لیا ہے۔اس کی توجہ پڑھائی سے ہٹ رہی ہے۔" طارق کی ماں کو آخری اسٹیج کا کینسر تشخیص ہوا ہے گھر پر اس کا اور کوئی خیال رکھنے والا نہیں جس کا گہرا اثر اس کی پڑھائی پر پڑا ہے۔

طارق کی ماں مر چکی ہے اور اس کے ساتھ ہی طارق کی زندگی کی رمق بھی اسے بچانا پڑے گا اس سے پہلے کے بہت دیر ہو جائے۔مس عائشہ پر لرزہ طاری ہو گیا۔کانپتے ہاتھوں سے انہوں نے اپنی عادت مستمرہ کے مطابق اپنا روایتی جملہ " آئی لو یو آل " دہرایا مگر وہ جانتی تھیں کہ وہ آج بھی جھوٹ بول رہی ہیں کیونکہ اس کلاس میں بیٹھے ایک بے ترتیب بالوں والے بچے طارق کے لئے جو محبت وہ آج اپنے دل میں محسوس کر رہی تھیں وہ کلاس میں بیٹھے اور کسی بچے کے لئے ہو ہی نہیں سکتی تھی۔لیکچر کے دوران انہوں نے حسب معمول ایک سوال طارق پر داغا اور ہمیشہ ہی کی طرح طارق نے سر جھکا لیا جب کچھ دیر تک مس عائشہ کی طرف سے کوئی ڈانٹ پھٹکار اور ہم جماعت ساتھیوں کی جانب سے ہنسی کی آواز اس کے کانوں میں نہ پڑی تو اس نے اچھنبے میں سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا خلاف توقع اُنکے ماتھے پر آج بل نہ تھے وہ مسکرا رہی تھیں۔انہوں نے طارق کو اپنے پاس بلوایا اور اسے سوال کا جواب بتا کر زبردستی دہرانے کے لئے کہا۔

طارق تین چار دفعہ کے اصرار کے بعد آخر بول ہی پڑا اس کے جواب دیتے ہی مس عائشہ نے نہ صرف خود پر جوش انداز میں تالیاں بجائیں بلکہ باقی سب سے بھی بجوائیں پھر تو یہ روز کا معمول بن گیا مس عائشہ ہر سوال کا جواب اسے خود بتاتیں اور پھر اس کی خوب پذیرائی کرتیں ہر اچھی مثال طارق سے منسوب کی جانے لگی۔رفتہ رفتہ پرانا طارق سکوت کی قبر پھاڑ کر باہر آ گیا۔اب مس عائشہ کو سوال کے ساتھ جواب بتانے کی ضرورت نہ پڑتی وہ روز بلا نقص جوابات دے کر سب کو متاثر کرتا اور نئے نئے سوالات پوچھ کر سب کو حیران بھی کرتا۔

اس کے بال اب کسی حد تک سنورے ہوئے ہوتے، کپڑے بھی کافی حد تک صاف ہوتے جنہیں شاید وہ خود دھونے لگا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے سال ختم ہوگیا اور طارق نے دوسری پوزیشن حاصل کر لی۔ الوداعی تقریب میں سب بچے مس عائشہ کے لئے خوبصورت تحفے تحائف لے کر آئے اور مس عائشہ کی ٹیبل پر ڈھیر کرنے لگے۔ ان خوبصورتی سے پیک ہوئے تحائف میں ایک پرانے اخبار میں بدسلیقہ طرز پر پیک ہوا ایک تحفہ بھی پڑا تھا۔ بچے اسے دیکھ کر ہنس پڑے کسی کو جاننے میں دیر نہ لگی کہ تحفے کے نام پر یہ چیز طارق لایا ہوگا۔ مس عائشہ نے تحائف کے اس چھوٹے سے پہاڑ میں سے لپک کر اسے نکالا کھول کر دیکھا تو اس کے اندر ایک لیڈیز پرفیوم کی آدھی استعمال شدہ شیشی اور ایک ہاتھ میں پہننے والا بوسیدہ سا کڑا تھا جس کے زیادہ تر موتی جھڑ چکے تھے۔ مس عائشہ نے خاموشی کے ساتھ اس پرفیوم کو خود پر چھڑکا اور ہاتھ میں کڑا پہن لیا۔ بچے یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے خود طارق بھی آخر طارق سے رہا نہ گیا اور وہ مس عائشہ کے قریب آ کر کھڑا ہوگیا۔ کچھ دیر بعد اس نے اٹک اٹک کر مس عائشہ کو بتایا کہ " آج آپ سے بالکل میری ماں جیسی خوشبو آ رہی ہے۔"

وقت پر لگا کر اُڑنے لگا دن ہفتوں، ہفتے مہینوں اور مہینے سال میں بدلتے بھلا کہاں دیر لگتی ہے مگر ہر سال کے اختتام پر مس عائشہ کو طارق کی طرف سے ایک خط باقاعدگی کے ساتھ موصول ہوتا جس میں لکھا ہوتا کہ " میں اس سال بہت سارے نئے ٹیچرز سے ملا مگر آپ جیسا کوئی نہیں تھا۔" پھر طارق کا اسکول ختم ہوگیا اور خطوط کا سلسلہ بھی۔ کئی سال مزید گزرے اور مس عائشہ ریٹائر ہوگئیں۔ ایک دن انہیں اپنی ڈاک میں طارق کا خط ملا جس میں لکھا تھا:

" اس مہینے کے آخر میں میری شادی ہے اور میں آپ کی موجودگی کے بغیر شادی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ ایک اور بات۔۔ میں زندگی میں بہت سارے لوگوں سے مل چکا ہوں۔ آپ جیسا کوئی نہیں ہے۔" فقط ڈاکٹر طارق

ساتھ ہی جہاز کا ریٹرن ٹکٹ بھی لفافے میں موجود تھا۔ مس عائشہ خود کو ہر گز نہ روک سکتی تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہر سے اجازت لی اور وہ دوسرے شہر کے لئے روانہ ہوگئیں۔ عین شادی کے دن جب وہ شادی کی جگہ پہنچیں تو تھوڑی لیٹ ہو چکی تھیں۔ انہیں لگا تقریب ختم ہو چکی ہوگی مگر یہ دیکھ کر ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ شہر کے بڑے بڑے ڈاکٹر بزنس مین اور یہاں تک کہ وہاں موجود نکاح خواں بھی اکتایا ہوا کھڑا تھا مگر طارق تقریب کی ادائیگی کے بجائے گیٹ کی طرف ٹکٹکی لگائے ان کی آمد کا منتظر تھا۔ پھر سب نے دیکھا کہ جیسے ہی یہ بوڑھی ٹیچر گیٹ سے داخل ہوئیں طارق ان کی طرف لپکا اور ان کا وہ ہاتھ پکڑا جس میں انہوں نے اب تک وہ بوسیدہ سا کڑا پہنا ہوا تھا اور انہیں سیدھا اسٹیج پر لے گیا۔ مائیک ہاتھ میں پکڑ کر اس نے کچھ یوں اعلان کیا " دوستو آپ سب ہمیشہ مجھ سے میری ماں کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں نے سب سے وعدہ کیا تھا کہ جلد آپ سب کو ان سے ملواؤں گا۔۔۔ یہ میری ماں ہیں

میں ایک اُستاد ہوں

اُس ڈاکٹر کے پیچھے میں ہوں، ایک اُستاد
اُس ماہر معاشیات کے پیچھے میں ہوں، ایک اُستاد
ان خلا بازوں سے بالاتر میں ہوں، ایک اُستاد
میرے پاس بنگلا، یا بہت مہنگا گھر خریدنے کی اہلیت نہیں۔۔۔
بدعنوان، افسران اور سیاستدانوں کی طرح
لیکن ہاں، میں ایک اُستاد ہوں
کچھ سمجھتے ہیں مجھے بہت چھٹیاں ملتی ہیں، یہ جانے بغیر کہ وہ چھٹیاں
امتحانی پرچے چیک کرنے اور یہ منصوبہ بندی کرتے ہوئے گزرتی ہیں
کہ جب میں سکول/ کالج یا ادارہ واپس جاؤں تو کیسے اور کیا پڑھاؤں
کیونکہ میں ایک اُستاد ہوں
کبھی کبھار دباؤ، الجھن اور یہاں تک کہ پریشانی بھی ہو جاتی ہوں کہ
ان ہمیشہ بدلتی ہوئی نصابی سرگرمیوں کو لے کر میں کیا اور کیسے پڑھاؤں؟
ان سب کے باوجود میں ایک اُستاد ہوں، مجھے پڑھانا پسند ہے اور مجھے
پڑھاتے ہی رہنا ہے
مجھے اوروں کی طرح تنخواہ ملنے کے دن نہیں لیکن اگلے روز ان سے ملکر خوشی
ہوتی ہے
جو مجھ سے تعلیم پاتے ہیں کیونکہ میں ایک اُستاد ہوں۔۔۔
میری سب سے بڑی تسکین اُن کو پڑھتے ہوئے دیکھنے میں اُن کی کامیابی
، سب اثاثوں کا حامل ہونے میں اور دنیا کی تمام مشکلات کا بہادری سے
مقابلہ کرنے میں ہے۔
اور بلا آخر یہ کہنے میں کہ گوگل (Google) کی دنیا میں رہنے کے باوجود
پڑھایا ہے۔
کیونکہ میں ایک اُستاد ہوں۔۔۔ ہاں میں ایک اُستاد ہوں
وہ مجھے کس نظر سے دیکھتے ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ مجھ سے کتنا
زیادہ کماتے ہیں
وہ گاڑی کا لطف اُٹھاتے ہیں اور میں پیدل ہوں کیونکہ جو کچھ اُن کے پاس
ہے اسکی وجہ میں ہی ہوں،
ایک اُستاد۔۔۔ چاہے وہ اس کا اعتراف کریں یا نہ کریں۔
میں ایک اُستاد ہوں۔۔۔ اور مجھے اپنے اُستاد ہونے پر فخر ہے

مثالی استاد کے اوصاف

عمران مسیح گوجرنوالہ

درس وتدریس کا پیشہ پیغمبری صفات کا حامل ہے اور اس پیشے کے لئے خدائے قدوس نے مسیحی قوم کو منتخب کیا ہے کیونکہ کہ دنیا میں امن وسلامتی اور محبت کا درس مسیحیت ہی میں دیا جاتا ہے اس مذہب کا لیڈر اور فونڈر خداوند یسوع المسیح "امن کا شہزادہ" ہے محبت مسیحی مذہب کی بنیاد ہے جب ہم بائبل مقدس کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اس بات کی دلیل ان الفاظ میں ملتی ہے۔

" کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے o"(بحوالہ: یوحنا 3/16)

ہمارا مقصد یہ ہے کہ جو تعلیمی ادارے سٹارفش پاکستان کے ساتھ مل کر اس مقدس فریضے کو سرانجام دے رہے ہیں اُن والے اساتذہ کی تربیت کرنا اور ان کی شخصیت میں ایک تحریک پیدا کرنا کہ کس طریقے سے بچوں کو بہتر انداز سے پڑھایا جاسکتا ہے۔

اس سارے عمل کے لئے سب سے پہلے اُستاد کو خود اپنے اندر چند اوصاف پیدا کرنا ضروری ہے کیونکہ اُستاد طلباء کے لئے ایک رول ماڈل ہوتا ہے لہذا مندرجہ ذیل اوصاف اپنا کر ایک اُستاد بچوں کے لئے ایک خوبصورت اور عمدہ نمونہ پیش کرسکتا ہے۔

معمار قوم کا کردار:

اچھا ہو یا بُرا بچہ وہی سیکھتا ہے جو اُسے اُستاد سیکھاتا ہے اُستاد بچوں کو تعلیم وتربیت کے ذریعے ایک گراں قدر قومی فریضہ ادا کرتا ہے یہی بچے بڑے ہو کر ملک وقوم کی ذمہ داریوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اُٹھائیں گے اُستاد اُن کے ذہنوں میں سماجی، سیاسی، روحانی، اخلاقی اور مذہبی اقدار واضع کرتا ہے اُنہیں خود شناسی کی دولت سے مالا مال کرتا اور فرائض کی ادائیگی کا اہل بناتا ہے اُستاد ان بچوں کی تربیت کر کے ایک مضبوط اور مہذب قوم کی تعمیر کرتا ہے۔ اس ضمن میں ہمارے قومی شاعر علامہ محمد اقبال فرماتے ہیں۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

شخصیت اور سیرت:

اُستاد باوقار اور دلکش شخصیت کا مالک ہو اور اس کا انداز گفتگو شائستہ اور پسندیدہ ہو۔ جاذب نظر شخصیت کی بدولت استاد رفقائے کار اور طلبا اور معاشرے کے افراد کا تعاون حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے اُستاد کو دیانت داری، خدمت وایثار بردباری اور سیرت وکردار کے لحاظ سے اپنے رفقائے کار اور طلبا کے سامنے نمونہ کے طور پر پیش ہونا چاہیے۔ اس ضمن میں بائبل میں ہماری ہدایت اور راہنمائی کے لئے یوں لکھا ہے۔

"ان باتوں کا حکم کر اور تعلیم دے O۔ کوئی تیری جوانی کی حقارت نہ کرنے پائے بلکہ تو ایمانداروں کے لئے کلام کرنے اور چال چلن اور محبت اور ایمان اور پاکیزگی میں نمونہ بن O۔"(بحوالہ: ا۔ تیمتھیس 12-4/11)

کام سے سچی لگن:

استاد کو اس حقیقت سے باخبر ہونا چاہیے کہ یہ پیشہ نہ صرف اُسے معاشرے میں اعلیٰ مقام دلاسکتا ہے بلکہ آخرت میں بھی اس کا مرتبہ بلند وبالا ہوگا۔ اس لیے استاد کے لئے کام سے سچی لگن کا رکھنا اور مبلغانہ جوش وخروش کا مالک ہونا ضروری ہے لگن کے متعلق بائبل کے عظیم مصنف "پولس رسول" یوں فرماتے ہیں۔

"جو کام کرو جی سے کرو یہ جان کر کہ خداوند کے لیے کرتے ہو نہ کہ آدمیوں کے لئے۔(بحوالہ: کلیسوں: 3/23

اس طرح مزید کہا ہے

"جب تک میں نہ آؤں پڑھنے اور نصیحت کرنے اور تعلیم دینے کی طرف متوجہ رہ"(بحوالہ: 1۔ تیمتھیس 4/13)

علمی قابلیت:

استاد کو اپنے مضمون پر مکمل عبور ہونا چاہیے اس میں کسی پہلو سے بھی کمزوری نہ ہو زبان کا استاد ہے تو اسے زبان اور اس کے ادب پر مکمل عبور ہو تلفظ کی غلطیاں نہ کرے قواعد کی غلطیوں سے بری ہو۔ درست، زبان بولے علمی مضامین کا استاد ہونے کی صورت میں ان کے مسائل سے پوری طرح آگاہ ہو مثالی استاد خود بلند پایہ علمی ذوق سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے شاگردوں میں بھی حصول علم کی لگن پیدا کرتا ہے اس کی تدریس کا انداز موثر ہوتا ہے کہ طلباء خود بخود علم سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اصولی طور پر استاد کا مطالعہ بڑا وسیع ہونا چاہیے

پیشہ ورانہ مہارت:

مثالی اُستاد بننے کے لیے پیشہ ورانہ مہارت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

سٹارفش ٹیچر ٹریننگ کمپ 2017 مری

میرے 16 سال پڑھانے اور اُس سے پہلے خود بطور طالب علم پڑھنے میں مجھے کبھی مسیحی اساتذہ کے ساتھ پڑھنے اور سیکھنے کا تجربہ نہیں ہوا۔ جو محبت احساس جوش میں نے یہاں دیکھا ہے مجھے اسکا موقع نہیں ملا ہمارے اپنے لوگ بھی بہت قابل ہیں میں سٹارفش کا اپنی زندگی میں انوکھا موقع مہیا کرنے کے لئے شکر گذار ہو۔ اللہ دتہ شیخوپورہ

مجھے زمانہ طالب علمی میں ریاضی سے نفرت رہی کالج میں میں نے بڑے دھیان سے مضامین کا انتخاب کیا تا کہ ریاضیات سے بچ سکوں پچھلے سال روم جانے کا موقع ملا جہاں چرچ مینجمنٹ سیکھنے کا موقع تھا جو اس لیے چھوڑ دیا کیونکہ اُسکا زیادہ تر تعلق حساب سے تھا لیکن آج ٹریننگ کے اختتام پر مجھے حساب سے دلچسپی ہوگئی ہے کیونکہ پتہ چلا کہ حساب دلچسپ سرگرمیوں سے بھی سکھایا جا سکتا ہے جس سے وہ آسان ہو جاتا ہے میں ڈاکٹر سٹیفن کی شکر گذار ہوں اب میں اگلے سال روم کا ٹور کروں گی۔ رابعہ عارف بشپ جان جوزف سکول یوحنا آباد لاہور

میں نے اس ٹریننگ کو اس لئے بہت پسند کیا ہے کہ کرسچن نظریات کو ٹیچنگ میں استعمال کیا گیا ہے مجھے خود شناسی کا موقع ملا اب میں بڑے خواب دیکھتی اور انکی تعبیروں کو بھی پورا ہوتے دیکھتی ہوں۔ انعم بابر

میرا ایمان ہے کہ یہ خدا کا منصوبہ تھا کہ میں Swot Analysis کی تربیت میں شرکت کروں۔ اس تربیت سے مجھے اپنے گھریلو مسائل پر قابو پانے کا طریقہ ملا میں اس تربیت کے لئے سٹارفش کی شکر گذار ہوں۔ نائلہ یوسف

میں سٹارفش پاکستان کی شکر گذار ہوں اور اُسکی ترقی کے لئے دعا گو ہوں جو پاکستانی مسیحی اساتذہ کو تربیت دے رہے ہیں بلکہ پاکستانی مسیحی برادری میں تعلیمی تبدیلی لانا چاہتے ہیں سر انصر کی تربیت میں سیکھا ہے کے مجھے بڑے خواب دیکھنے چاہیے۔ اگر میں استاد کی حیثیت بڑے خواب نا دیکھوں گی تو اپنے طالب علموں کو بھی بڑے خواب دیکھنے کی تربیت نہیں دے سکتی۔ نائلہ اضحاق قصور

میں ہمیشہ سوچتا تھا کہ سٹارفش ایک NGO یا منسٹری ہے جو فنڈ اکٹھا کرنے کے لئے کام کرتی ہے لیکن آج کی سٹڈی نے میری سوچ کے انداز کو بدل دیا ہے۔ اور میں سٹارفش کو سلام پیش کرتا ہوں اس درد، فکر اور رویا کے لئے جو وہ پاکستانی مسیحیوں کے لئے رکھتے ہیں۔ ذیشان فیوچر کیئر سکول

میں نے مادام کاشی جیسی کبھی کوئی استاد نہیں دیکھی میں اُن سے تربیت پا کر بہت خوش ہوں میرے خیال میں ایک ماں اور اُستاد کو ایسا ہونا چاہیے ۔فرحت

میں یہ جان کر خوش ہوں کے سکھانے کا فن کیا ہے میں نے اس تربیت میں بہت سیکھا ہے۔ تینوں اُساتذہ لاجواب تھے۔ کائنات اشرف۔

آپ نے لکھا

محترم جناب عنصر جاوید صاحب، سٹارفش پاکستان

آداب عرض ہے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ اپنے ادارے کے توسط سے پاکستان میں نجی سکولوں کی رہنمائی اور مدد کر رہے ہیں۔ آپ کی اس کاوش کو ہم سراہتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اس مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں اور پاکستان میں موجود تعلیمی مسائل کو دور کرنے میں قدم بڑھاتے رہیں۔ ہمارا ادارہ ہمیشہ آپ کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا ہے اور ہر ممکن حد تک آپ کے اس کام میں ساتھ دیتا رہے گا۔

ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے ہمارے ادراے کا نام اپنی لسٹ میں شامل رکھا ہے اور "اُڑان" میگزین کو مسلسل بھیج رہے ہیں۔ ڈاکیے کے غلط ایڈریس پر پہنچا دینے کی وجہ سے یہ ہم تک کافی دیر سے پہنچا۔ امید ہے مستقبل میں ڈاکیا وقت پر سکول میں پہنچا جایا کرے گا۔

گذشتہ اور موجودہ میگزین کے ساتھ ایک فارم موصول ہوا۔ دونوں فارمز کو پُر کر کے آپ کو ارسال کر رہا ہوں۔ برائے مہربانی سکول کے 2 ٹیچرز کو PACT میں رجسٹر کر دیں اور سکول کے کوائف کے فارم کو بھی پُر کر کے ساتھ لف کر دیا ہے۔ برائے مہربانی ادارے کی موجودہ ضروریات پر توجہ دیجیے گا۔

خدا سے دعا ہے آپ کا ادارہ اور آپ کا مشن بڑھتا رہے اور خدا کا کام پھیلتا رہے۔ دعا گو عدیل شکیل

محترمہ میڈم کاشی جاوید

سی ایم سی سکول اور سٹاف اور سٹوڈنٹس کی جانب سے آپ کی خدمت میں سلام اور ڈھیروں دعائیں۔ اساتذہ کرام کی جماعت میں پڑھانے کی صلاحیت کو بہتر کرنے کا بے حد شکریہ!۔

سہ ماہی جولائی تا ستمبر 2017 اُڑان رسالہ میں یہ بات دل کو چھوگئی کہ افسانچے میں جو کہانی جوزف کی ہے، جوزف نے استاد بننا چاہا کیونکہ ایک استاد ہی بہت سے لوگوں کو ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، سائنس دان، پائلٹ اور بزنس مین بنا سکتا ہے نہ کہ کوئی اور! اچھے شاگرد ہی اچھے استاد بنتے ہیں اور اچھے استاد ہی اچھے شاگرد پیدا کرتے ہیں۔ بانی وڈائریکٹر مائیک وکلی صاحب نے بہت اچھا سکھایا، مسیحی ہونے پر شرمندہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ فخر کرنا چاہیے فلپیوں 8:3 کے مطابق سب مسیحیوں کو مسیحی ہونے پر فخر کرنا چاہیے نہ کہ شرمندہ، کیونکہ مسیح ہمارے ساتھ ہے۔ مجھے ہر رسالہ میں نئے سے نیا سبق اور خوشی اور سکون ملتا ہے میری دعا ہے کہ خدا ہمیشہ اسی طرح سٹارفش کو تمام اساتذہ اور سٹوڈنٹس کی ترقی کیلئے استعمال کرتا رہے۔ آمین! ڈھیروں دعائیں مس میکل رفیق

STARFISH TEACHER TRAINING CAMP

2017
MURREE

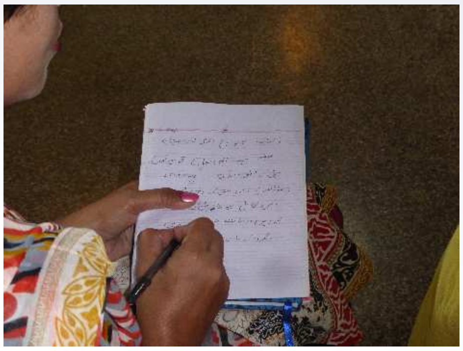

STARFISH PAKISTAN

giving hope to the children of Pakistan

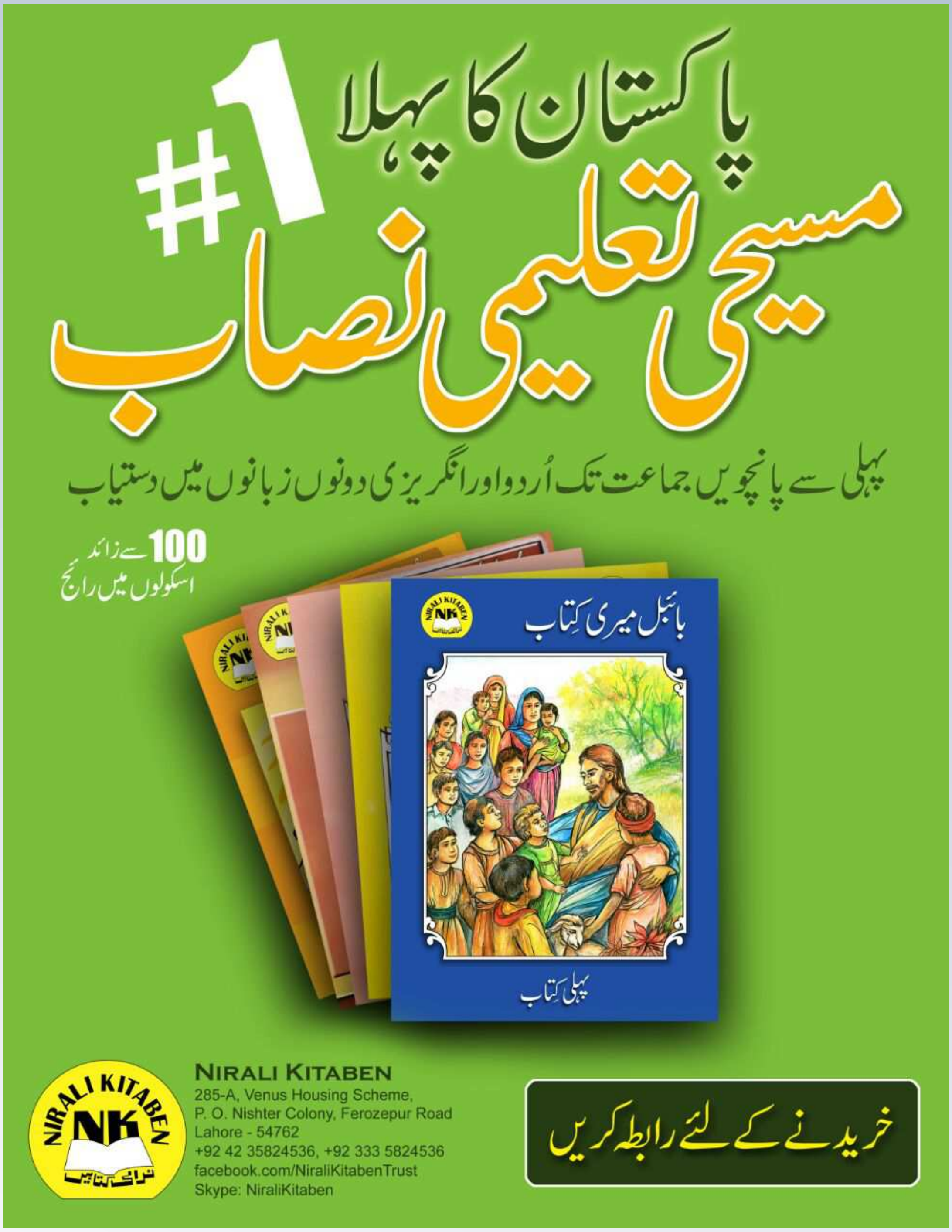

PLEASE CONTACT STARFISH OFFICE TO GET FREE BOOKS

رابطہ

مکان نمبر 205، بلمقابل ۔58 ایس بلاک ماڈل ٹاؤن (ایکسٹینشن) لاہور پاکستان، پوسٹ ۔ بکس 5027، ماڈل ٹاؤن لاہور

فون نمبر: 042-35440327 موبائل نمبر: 0300-8110816 ای میل: uraan.magazine@gamil.com